اخبار نور افشاں لودیانہ

آفتاب صداقت

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے

نمبر ۱ جلد ۱۵ | مطبوعہ ۱۰ مارچ ۱۸۸۷ء بروز پنجشنبہ | قیمت فی پرچہ ۲ پائی
سالانہ مع محصول ...

گلدستہ اخبارات

گرفتاری ڈاکو تانیتا بھیل پر ۵۰۰۰ روپیہ برباد ہوا — برہما میں پنجابی سپاہی بگڑ گئے۔ سارجنٹ کو قتل کر دیا — شیخ میراں بخش ملازم جموں کو ۲ سال قید ۱۵ ہزار روپیہ جرمانہ ہوا — روس نے قصد کیا کہ جس طرح ممکن ہو علاقہ شغان بخارا کو دلائینگے۔ ضلع سیالکوٹ میں ایک دیسی پادری نے کسی بیمار پر تیل ملکر خدا سے اُسکی صحت کی التجا کی۔ وہ بیمار چنگا ہو گیا۔ تحصیل ظفروال میں جو کوکوں کی شادی پر گورنمنٹ نے راولپنڈی سے پولیس بھیجی تھی۔ وہ بیفائدہ دقت اُٹھانی پڑی کیونکہ کوکے بہت جمع نہ ہوئے۔ معلوم ہوا کہ ڈر گئے = بابو لال موہن گھوس کی بمبئی میں خوب گرمجوشی کے ساتھ عزت وقدر کی گئی۔ چندر نگر میں ایک ۱۴ برس کے مسلمان لڑکے نے ایک چھوٹے بچہ کا زیور اُتار کر اُسے ایک تالاب میں پھینکدیا۔ مہاراجہ دلیپ سنگھ اب تک پیرس میں ہیں۔ لندن میں آجکل بیس پنجابی طالب علم ہیں۔ کلکتہ میں برہمو سماج نے ایک متمول چمار کو ہندو بنایا۔ لیڈی ڈفرن فنڈ میں چار لاکھ کے قریب آپہنچا۔ فوج برہما کو کہتے ہیں یکماہ تنخواہ ملیگی۔ علی گڈہ کالج میں بغاوت طلبا ر سے ۱۵ طالب علم کنارہ کش ہوئے۔ حضور ڈیوک آف کناٹ نے دیسی فوج بمبئی کے روبرو ہندوستانی میں تقریر کی۔ روسی سپاہی اندھیری رات میں چاندماری کرنے کی مشق کرتے ہیں۔ امریکہ کے گرجیں لیف صاحب وہاں کے سر رشتہ تعلیم کو ۱۵ لاکھ وصیت کر گئے۔ روسی انتظام سے بلغاریہ کی فوج تخفیف کچھ افسر جلاوطن ہوئے۔ روس بلغاریہ کا کمانڈر نخیف اپنا فوجی افسر مقرر کریگا۔ انگلستان نے کہا روسی توت بلغاریہ سے تمام یورپ کو خوف کی وجہہ ہے۔ نارووال ضلع سیالکوٹ میں ایک جوان برہمنی نے ایک مسلمان مراسی سے آشنائی کر کے اپنے پہلے خاوند کو چھوڑ دیا۔ اور مراسی کے گھر میں آباد ہوئی۔ اب بیچاری نہایت تنگی کی حالت میں ہی اور اب بہت پچھتاتی ہی + ×

× نور افشاں کیوں بھائی آریو اس کو بھی آریہ کر سکتے ہو یا نہیں آپنے ایک مسیحی لڑکے کو آریہ بنانیکے لئے اسقدر جدوجہد کی۔ کہ کوئی دقیقہ نہ چھوڑا۔ اس بیچاری کے حال پر رحم نہ کرو گے۔ بہتر تو یہہ ہوگا کہ مراسی سمیت آریہ بنالو۔ بہادری تب آپکی معلوم ہوگی +

زار روس ملاقات شاہنشاہ جرمن و آسٹریا کے لئے برلن آنے والے ہیں۔ تخمینہ ہوا کہ روس ۵ لاکھ سپاہ میدان جنگ میں لا سکتا ہی۔ مفسدان برہما شادی کرتے ہیں کہ انگریزی فوجونکا ستیاناس کرو بقول کوہ نور ریاست جموں و کشمیر کے لئے بھی یوروپین وزیر آئیگا۔ سیٹھ رامان نند جموں کو بوجہہ لقابا کئی ہزار روپیہ ایک سال قید معہ جرمانہ سزا ہوئی۔ اہل اسلام ہندوستان کو انگریزوں کے برخلاف روم کی ہمدردی میں اکسانے میں۔ سرکاری حلقوں میں پھر سوال پیش ہوا کہ پایہ تخت ہند دہلی میں ہونا چاہئے۔ پونا میں جوبلی کے متعلق بچوں کی نمائش ہوئی تھی۔ ۹۸ ارب روپیہ لندن نے ہندوستان سے کما لیا ہی۔ وکیل انگلستان او وکیل سلطان کا اتفاق گیا گذرا سلطان کو افسوس ہی۔ فرانس میں نامہ بر کبوتروں سے فوجی کام لینے میں خوب کامیابی ہوئی۔ زنانہ ہسپتال آگرہ لیڈی لائل کے ساتھہ منسوب کیا گیا۔ بریلی کے لالہ الیفری پرشاد مصنف

نور افشاں

مطبوعہ ۱۰۔ مارچ سنہ ۱۸۸۱ء

ہندوستان میں انجیل کی تاثیر

یہہ ایک ضروری اور مفید مضمون ہونے کے علاوہ ایسا وسیع مضمون ہے جس سے ایک اچھی کتاب تیار ہو سکتی ہے۔ لیکن ہم اِسوقت صرف اُن دو ایک باتوں کا مختصر طور پر تذکرہ کرینگے جو روزمرہ بعض فرقوں میں دیکھی جاتی ہیں۔ اور وہ اُن باتوں کو کیسے عمل میں لاتے ہیں +

اول۔ دین کی منادی کرنا +

یہہ تو ظاہر ہے۔ کہ صرف دین عیسوی ایک دین ہے جو بذریعہ منادی دنیا میں پھیلا۔ نہ اُسکو دنیوی طمع کی ضرورت ہے۔ نہ کسی فانی لالچ کی۔ نہ تلوار کی۔ اِس دین کی بنا صرف ایک لفظ محبت پر ہے۔ چنانچہ آیت ہے کہ **خدا محبت ہے**۔ تو اِس محبت کا اظہار نہ تو کسی خود غرضی سے ہو سکتا ہے۔ نہ زور و ظلم سے۔ نہ لالچ و ستم سے۔ صرف کلام کے سُنانے سے غریب مچھوؤں نے اِس محبت کے کلام کو اول قبول کیا۔ اور پھر اوروں کو تعلیم دی۔ ہر شہر و دیار میں۔ کوچہ و بازار میں مخالفوں کے مُنہہ بند کئے۔ شاہی درباروں میں اسکا چرچا کیا۔ سلطنتوں کو تہہ و بالا کر دیا۔ خدا کی شان ہے۔ نہ اُنکے ہاتھ میں تلوار نہ دولت نہ ملک و حکومت۔ جیسا شروع سے ہوتا آیا۔ اِس زمانہ تک حالانکہ عیسائی سلطنت ہے۔ دین کی ترقی صرف کلام کی منادی پر منحصر ہے۔ کون کہہ سکتا ہے۔ کہ دین عیسوی سے پہلے اِس ملک میں کسی دین کی منادی اِسطرح عام طور پر کی گئی +

کیا آریا صاحبان ہمکو بتلا سکتے ہیں کہ یہہ زور شور جو آج وہ مسیحی مذہب کے مخالف ہو کر کرتے ہیں۔ کبھی اُنکے بزرگوں نے بھی ایسا کیا تھا۔ کہیں اِسطرح منادی کی تھی۔ یہہ نئی بات آپنے کہاں سے سیکھی۔ کیا صرف یہہ اُسی انجیل کی تاثیر نہیں جسکی آپ مخالفت کرتے ہیں۔ اور اپنی کتب کو انجیل سے بڑھکر بتاتے ہیں جس سے انسانوں کو (روحانی زندگی کے فوائد تو کیا حاصل ہونگے)۔ سراسر نقصان جان و ایمان کا ہے۔ اور اُسپر آپ اکڑتے ہیں۔ کہ ہمارے رویدوں میں یوں ہے اور ہم یوں ہیں۔ ہمکو افسوس ہے۔ کہ جس آفتاب سے آپنے اپنا چراغ روشن کیا۔ اُسی پر دھبہ لگانا چاہتے ہو۔ اِسطرح سے یا کسی اور طرح سے بھی اُسکا کیا نقصان ہوگا۔ آفتاب پر تھو کا مُنہہ پر آتا ہے +

برہمو صاحبان کو ظاہر ہے کہ منادی کا طریقہ انجیل ہی سے ملا۔ اور اسی پاک تعلیم سے وہ قدرے منور ہو رہے ہیں۔ چنانچہ بابو کیشب چندر سین صاحب مرحوم اسبات کے قایل تھے۔ وہ اقرار کرتے ہیں کہ انجیل اور مسیح میرا اُستاد ہے۔ آجکل کے برہمو صاحبان بھی اسبات سے انکار نہیں کر سکینگے۔ یوں اُنکا مشن قایم کرنا اور پھر سلویشن آرمی تیار کرنا اگر یہہ انجیل کی تاثیر نہیں تو اور کہاں سے یہہ روشنی ملی۔ افسوس ہے کہ اگرچہ یہہ بہت انجیل کے مطابق کرتے (آریوں کی طرح بیہودہ اور فضول مخالفت بھی نہیں کرتے) تاہم صرف عقل کو راہبر مانے بیٹھے ہیں۔ مسیح کو پاک زندگی کا ایک اعلیٰ نمونہ پیش نظر رکھتے ہیں۔ عزت کرتے ہیں۔ سچا ہادی تصور کرنے میں بھی اُنکو کلام نہیں چنانچہ آج ہی کے پرچہ صیغہ منقولات میں ایک آرٹیکل اخبار دھرم جیون سے ہمنے نقل کیا ہے۔ جسمیں آریوں کے فضول خیالات اور برہمو صاحبان کے مہذبانہ شریفانہ خیالات ہادیان دین کی نسبت خصوصاً خداوند مسیح کی نسبت درج ہے +

اگر بنظر انصاف دیکھا جاوے۔ تو صریحاً انجیل کی روشنی کی تاثیر کا کامل ثبوت ہے +

محمدی صاحبان نے کس زمانہ میں منادی سے محمدی کئے۔ محمدی کرنا تو خیر الگ رہا۔ منادی کب کی۔ جہاں کہیں یہہ دین پھیلا صرف تلوار کے خوف و دنیوی لالچ سے۔ ہندوستان کے بعض ہندو اکثر کہتے ہیں کہ ہم تلوار سے نہیں صرف سنکر محمدی ہوئے۔ جب پوچھو کیا سنکر جواب دیتے ہیں دین سنکر۔ اُنکے سُننے کی کیفیت یوں ہے۔ کہ جب کبھی کوئی محمدی بادشاہ مغرب سے آیا۔ تو تلوار کے ساتھ آیا۔ جہاں جہاں اُسکا شہرہ پہنچا۔ لوگوں نے پہلے ہی ڈر سے کلمہ پڑھنا شروع کر دیا۔ بس یہہ سننا ہے ایمان لانا ہے۔ کبھی ہندوستان میں دین محمدی کی منادی ہوئی تھی جو آج کو بازار میں محمدی مولوی صاحبان منادی کرتے پھرتے ہیں یہہ انہوں نے کہاں سے سیکھا۔ صاف ظاہر ہے کہ انجیل ہی کے طفیل یہہ روشنی انکو حاصل ہوئی۔ تلوار تو جاتی رہی اب یہہ طریقہ مسیحیوں سے سیکھکر کام میں لائے لیکن وہ تعلیم پاک اور سچائی اور کہ خدا محبت ہے کہاں سے لاویں۔ صرف انجیل کی جو ہر طرح کے نیک اخلاق اور پاکیزگی کی اُستاد ہے اِ مخالفت مد نظر رہتی ہے +

دوم۔ دعا مانگنا +

باقی آیندہ

مولوی حسام الدین صاحب نے جو نور افشاں کی حالت پر

ایک مضمون لکھا تھا جسپر ہمنے کچھ غدر کر کے ناظرین نور افشاں سے درخوست کی تھی۔ اُسپر ہمارے مہربان بابو ٹھاکر داس صاحب نے اپنی رائے ظاہر فرمائی ہے جسکو ہم ذیل میں درج کرتے ہیں۔ اور ہم اُس رائے سے بالکل متفق ہیں۔ کل پنجاب میں مسیحیوں کیطرف سے صرف یہہ ایک پرچہ ہے جو پورے طور پر بسبب چھوٹا ہونیکے اپنے فرائض ادا نہیں کر سکتا۔ اب اسکا بڑھانا کچھ بہت مشکل نہیں مسیحیوں اور ملک کی قدر دانی موقوف ہے ہم امید کرتے ہیں۔ کہ یہہ رائے قدر کی نگاہ سے دیکھی جائیگی

اور وہ یہہ ہے

نور افشاں

کی حالت پر پرچہ نمبر ۵ سنہ ۸۱ء میں ایک رائے برادر حسام الدین کیطرف سے پیش کی گئی تھی اور اسپر نور افشاں نے بھی اپنا عذر بیان کیا۔ میرے نزدیک وہ رائے اور یہہ عذر دونوں درست ہیں۔ پر اگر نور افشاں کی یہی حالت رہے جواب ہے تو دونوں خاطر خواہ پورے نہیں ہو سکتے اسلئے اِس امر میں کمترین کی یہہ صلاح ہے کہ نور افشاں بارہ صفحہ کا کر دیا جاوے اور بموجب اسکے قیمت بھی زیادہ کیجاوے۔ اور دیسی و ولایتی مسیحی اِس اخبار کو دینی اور علمی مضامین سے لائق اور قومی طور سے مدد دیویں اور اخبار کو زیادہ تر مفید عام بنا دیں۔ خاموش بیٹھنے کا وقت نہیں ہے ملکی مضامین بھی اچھے ہیں اگر اچھے ہوں صاحب مہتمم اخبار سے التماس ہے کہ اسبات کا اہتمام ضرور فرماویں +

بندہ بی۔ ایل۔ **ٹھاکر داس** ازہنگ

اخبار عالم تصویر

اخبار عالم تصویر کے نامہ نگار نظیر علی لکھنوی نے بعنوان "کانپور کا یتیم خانہ اور پادری نیوٹن صاحب کا اعتراض" قایم کر کے ایک آرٹیکل لکھا ہے ہمیں اُس آرٹیکل سے کچھ مخالفت تو نہیں لیکن صرف ایک فقرہ پر اعتراض ہے۔ نظیر علی صاحب نے ہماری وہ تحریر جو گلدستہ اخبارات میں کانپور یتیم خانہ کی بابت تھی تحریر فرما کر یہہ مسطر کیا ہے۔ کہ "تحریر مذکورہ بالا پادری صاحب کا ہندو مسلمانوں پر بنظر طعن ہے" یہہ صرف سمجھ کی غلطی ہے۔ ہمارا منشا طعنہ زنی کرنیکا ہرگز نہیں +

کفر است در طریقت ما کینہ داشتن

آئین ماست سینہ چو آئینہ داشتن

ہماری غرض اس تحریر سے صرف یہہ تھی۔ کہ ایک طرف تو آپ صاحبان ایک کام کی بنیاد ڈالنے کی کوشش کرتے ہیں۔ دوسری طرف اُسی بنیاد کو اکھیڑتے ہیں۔ اگر سچ مچ آرفن ایج کے لئے چندہ ہو رہا ہے۔ تو وہ یتیم کیوں نہیں لئے گئے۔ صرف زبانی جمع خرچ معلوم ہوا۔ زبانی تو سب کچھ آپ صاحبان کر دکھاتے ہیں عملاً کچھ نہیں ہوتا۔ مناسب تھا۔ کہ اُن بچوں کو لے لیتے اور قوم کو دکھا دیتے کہ دیکھو ایسے ایسے بچے یوں ہمارے ہاتھ سے ہمیشہ عیسائی لے لیتے ہیں۔ ہمت کرو اور اُنکے ہاتھ سے بچاؤ۔ ہمیں امید ہے کہ اب آپ ہمیں طعنہ کے الزام سے بری فرما دینگے۔ ایک عرض اور بھی سن لیجئے۔ وہ یہہ کہ اس بات کا آپ صاحبان کو عیسائیوں کا شکر ادا کرنا چاہئے۔ کہ وہ کتنی مدت سے آپکے یتیموں کو پالتے ہیں اور اُنکی جانکی حفاظت کرتے ہیں۔ کیوں وہ ایسا کرتے ہیں۔ صرف خدا کے خوف اور انسانی ہمدردی کی خاطر +

دین محمدی کے منجانب اللہ ہونے کے دو ثبوت شیخ عبد اللہ نے

(جنکا کہ جن نام انجمن مسیح دجال ہے) یہہ دیتے ہیں +

اول۔ خدا کی وحدانیت۔ جسکا انجیل میں ذکر نہیں

دوم۔ نجات اُولیٰ۔ مطلب جسکا یہہ ہے۔ کہ بروز قیامت خدا کسی کو (خواہ کوئی ہو) ارشاد فرمادیگا۔ کہ تو لوگوں کی سفارش کر۔ +

سبحان اللہ۔ کیا تحقیق ہے۔ قرآن کی واقفیت اور انجیل کی معلومات کیا خوب ظاہر ہیں بحث تو طویل ہے۔ مگر جو جواب ایک مسیحی واعظ نے اُن کو اُس امر میں دیئے جسکا جواب سوائے خاموشی کے نئے محمدی صاحب سے کچھ بن نہ آیا یہہ ہے +

(۱) بالفرض اگر خدا کی واحدانیت انجیل میں نہیں (حالانکہ جابجا کامل طور پر ثابت ہے) توریت موجود ہے جہاں سے محمد صاحب نے یہہ مسئلہ لیا۔ اس صورت میں قرآن کی اور محمد صاحب کی کیا فضیلت اور نیز خدا کو صرف واحد ماننے سے انسان کی نجات کیسے ہو سکتی ہے۔ انجیل میں مرقوم ہے۔ کہ شیطان بھی مانتا ہے کہ خدا ایک ہے۔ اب آپ فرماویں۔ کہ کیا خوبی ہے۔ نئی بات قرآن نے کونسی ایجاد کی +

(۲) نجات اُولیٰ جبکہ سفارش کی خصوصیت نہیں عام ہے۔ تو ایک عام آدمی اور محمد صاحب میں کیا فرق ہے۔ خدا جسکو چاہے کہدے اس صورت میں بھی محمد صاحب کی فضیلت نہیں رہتی۔ افسوس ہے۔ کہ آپ کو نہ تو انجیل سے واقفیت ہے اور نہ قرآن و محمد سے یہہ بھی ہمکو معلوم ہوا ہے۔ کہ شیخ صاحب انجیل متی کی تفسیر لکھ رہے ہیں چنانچہ اُس کے ضمن میں ہمارے پاس ایک مراسلہ پہنچا ہے۔ بشرط مناسب ہم آئندہ کسی پرچہ میں اُسکو درج اخبار کرینگے + اتنا اس وقت او رکہے دیتے ہیں۔ کہ کس لیاقت پر اور کس شیخی پر واقفیت اُنکی تو ظاہر ہے۔ جناب من انجیل کی تفسیر عیسائیوں کو لکھنے دو۔ اور اگر لکھنی ہو تو قرآن کی لکھو۔ بجا مداخلت مناسب نہیں انجیل کو کلام الہٰی ثابت کرنا ہمارا کام ہے آپکا نہیں۔ آپکی علمی اور دینی لیاقت سے ہمیں خوب واقفیت ہے۔ تحقیق کرو +

مارچ چوتھی تاریخ ایک پر رونق جلسہ دیسی اور ولایتی مسیحیوں کا مشن اکبر تیبر الگزنڈر سکول میں پادری ٹی آر۔ وڈ صاحب کے ولایت جانیکی تقریب پر ہوا۔ ایک ایڈریس دیا گیا جسکو مسٹر تھم صاحب نے پڑھا۔ اور مختصر تقریر نہایت فصاحت سے مسٹر پرکنس صاحب کمشنر امرتسر نے کی بطور یادگار اُن کو ایک قیمتی چوغہ اور میم صاحب کو ایک شال دیا گیا۔ پادری وڈ صاحب نے پانچ برس امرتسر میں کام کیا ہے۔ جو ہردل عزیزی کا درجہ دیسیوں کے درمیان اُنہوں نے حاصل کیا ہے مشکل ہے کسی ولائتی کو باستثنا معدودے چند نصیب ہوا ہوگا +

بقیہ قدیم تواریخ کا خلاصہ

آٹھویں فصل مارقس انٹونس اور کلیوپاترا کے بیان میں ۴۳ سنہ سے ۳۲ سنہ تک

جب مارقس انٹونس اور قیصر اکٹاویاس اپنے دشمنوں پر غالب آئے تو وہ جدا ہو گئے قیصر اکٹاویاس روم میں آکے حکمران رہا اور مارقس انٹونس مشرقی ممالک کا حاکم رہا اُس وقت اُس کو خبر دیگئی کہ جب آپ بروٹس اور قیاس سے لڑ رہے تھے تو قیصر کی ملکہ کلیوپاترا آپ کیطرف نہ تھی چنانچہ مارقس انٹونس نے ملکہ مذکورہ کو کلکیہ کے شہر ترسس میں طلب کیا ہے تاکہ اس الزام کا جواب دیوے کلیوپاترا اپنی خوبصورتی کو موثر جانکے اِس حکم کو خوشی سے مانا ایک خوبصورت کشتی پر جسکے دنبالہ چپے چاندی سے مڑے ہوئے تھے اور ہوائی قرمزی رنگ کے کپڑے سے بنی ہوئی تھی سوار ہوئی کشتی کے اوپر سنہری کپڑے کا ایک شامیانہ کھڑا کیا گیا تھا اور اپنی کو وینس دیوی یعنے عشق کی دیوی کی شکل بناکے شامیانہ کے نیچے لیٹ گئی خوبصورت لڑکے دیوی دیوتاؤں کی صورت میں بناکر اپنے پاس کھڑے کئے یہہ لوگ پنکھے جھل رہے تھے اسیطرح اُن کی سہیلیاں بھی پری صورت بنائی گئیں عطر کی خوشبو سے ہوا معطر ہو رہی تھی اور خوش آواز باجے بجتے تھے جب وہ پہنچے تو مارقس انٹونس کچہری کا کام کر رہا تھا جب لوگوں نے اُس تماشہ کو دیکھا تو اُسکو چھوڑ کر کشتی کیطرف دوڑے جب ملکہ خشکی پر اُتری تو مارقس انٹونس کیطرف سے دعوت ہوئی پر اُسنے جواب دیا کہ میں خود آپکی دعوت کرتی ہوں اُسنے قبول کیا یہہ ضیافت شہانہ طور سے ہوئی کہ اُسکے برابر رومیوں نے کبھی نہیں دیکھا تھا ملکہ کی بات چیت ایسی دلکش تھی کہ تھوڑی دیر بعد انٹونیاس اُسپر ایسا فریفتہ ہوا کہ اُسکے سامنے اپنے تمام ارادوں کو بھول گیا چنانچہ بجائے اُسکے کہ اُسکو سزا دے وہ شہر سکندریہ کو اُسکے ساتھ چلا گیا اور وہاں عیش و عشرت و فضول خرچی کرنے لگا

ایسا عجیب حال ہوا کہ اُسکے بیان کو باور کرنا محال ہو کہتے ہیں کہ ملکہ اور انتونیاس کے درمیان شرط ہوئی کہ کون زیادہ قیمتی ضیافت دے سکتا ہو ملکہ نے کہا کہ میں ایک ایسا شربت بناؤنگی جسکا ایک پیالہ دس لاکھ روپیہ قیمت کا ہوگا چنانچہ جب ضیافت ہوئی تو ملکہ نے اپنے کان کے زیور سے ایک بیش قیمت موتی نکالا اور سرکہ کے ایک پیالہ میں گھولکر اُسکو پی لیا کہتے ہیں کہ انتونیاس کے باورچی خانہ میں آٹھ جنگلی سور ایک دن سمچے کباب ہو رہے تھے تا کہ جسوقت وہ کھانے کا حکم دے اپنے مزے کے مطابق ٹھیک حاصل کرے +

انتونیاس ملک فارس سے لڑا مگر کامیاب نہ ہوا ایسے زمانہ میں اُسنے انٹی پاس ادومی کے بیٹے ہیرودیس کو بادشاہ بنایا یہہ وہی انٹی پاس تھا جسکو قیصر نے پروکیوریٹر بنایا تھا اُسکا بیٹا ہیرودیس یہودیہ کا بادشاہ ہو کر ہرکلیس کی بیٹی مریامنی سے شادی کی درحالیکہ وہ سردار کاہن نہ ہو سکا تو اُسنے ہارون کے خاندان سے جسکو چاہتا تھا سردار کاہن مقرر کرتا تھا +

مارقس انتونیاس کو ایک مرتبہ روم کو لوٹنا پڑا اور اسوقت جب اُسکی عورت فیلیا نے انتقال کیا تو اُسنے قیصر اکتاویانس کی بہن اکتویا سے شادی کی یہہ عورت نہایت نیک اور لائق تھی پر افسوس ہو کہ اُسکی شادی ایسے ناشائستہ خودغرض و عیاش کے ساتھ ہوئی جنے کبھی اُسکو پیار نکیا لیکن جتنی جلدی ہو سکا مصر کو لوٹ گیا تا کہ کلیوپاٹرا کے ساتھ رہے اُسوقت انتونیاس کلیوپاٹرا پر اسقدر عاشق ہوا کہ اُسنے اکتاویا کو یہہ خبر دیکے طلاق دی کہ مدت سے مصر کی ملکہ کے ساتھ میری شادی ہو چکی تھی +

قیصر اکتاویانس جو شروع سے اپنے چچا جولیس کی تمام سلطنت کی حکومت کو چاہتا تھا انتونیاس کو گرانے کے لئے موقع ڈھونڈھ رہا تھا تا کہ جیسا لیپیڈ کی حکومت سے خارج کر چکا ہوں ویسا ہی انتونیاس کو بھی خارج کروں اُسنے بہت سے جنگی جہاز بنوائے ایک مہم کی تیاری کی اہل روم اسبات سے ناراض ہو گئے تھے

باقی ہے

مراسلات

(سلسلہ قایم کرنے کے لئے دیکھو نور افشاں مطبوعہ ۳ مارچ ۱۸۸۷ء)

براہین احمدیہ

مقدمہ صفحہ ۱۱۹ - ۱۲۸ - پر

ریویو نمبر ۵

اُسنے سارے جہان کو پیار کیا ہو اور اُسکو اپنے بیٹے کے وسیلہ سے ظاہر کیا ہو۔ اور کہ غیر قومیں خدا کے فضل میں شریک ہونگی جبکہ بادشاہت کے فرزند اندھیرے میں ڈالے جائینگے۔ ہاں اُنکو یہہ بتلایا کہ رسمی شرع کا دور ختم ہوا۔ اور کہ خدا کی پرستش نہ صرف یروشلم یا جریزیم میں ہوگی بلکہ ہر جگہہ اور ہر وقت میں مقبول عبادت ہو سکیگی اُس ظاہری رسمی شرع کے بجائے فقط روحانی شریعت کے پابند ہونے کی تعلیم دی۔ ایسی قوم میں ایسے ادنی شخص کی کلام کا زور پانا سوائے مرضی الٰہی کے نہیں ہو سکتا تھا۔ ضرور اسمیں خدا کا ہاتھ تھا۔ اپنے پیشوا اور منجی کی تقلید پر رسولوں نے بھی جو قوم کے حقیر اور ناچیز گروہ میں سے تھے یہی باتیں یہودیوں کو سنائیں اور جو کامیابی اِس قوم میں دین عیسوی کو ہوئی وہ انجیل کے پڑھنے والے اور تواریخ دان پر روشن ہو۔ اور یہہ بھی ظاہر ہو کہ جنہوں نے نمانا اُنکو خدا نے کس طرح سزا دلوائی ہو (۲) شرک اور بت پرستی کا حال سنو۔ رومی سلطنت میں اور اُس کے سوائے دیگر ملکوں میں نہایت خراب طرح کی بت پرستی پھیل رہی تھی۔ اور اگرچہ ایک اعلی خدا کا خیال بالکل معدوم نہ ہو گیا تھا تاہم سوائے یہودیوں کے اِس قدر بیہودہ ہو گیا تھا کہ لوگ ہر ایک ملک اور صوبہ کو جدا جدا الہوں کے ماتحت مانتے تھے۔ اور لوگوں کا یہہ گمان تھا کہ خوشی کے ساتھ زندگی بسر کرنے کے لئے ضرور ہو کہ طرح طرح کی قربانیوں اور نذروں اور رسموں سے اُن کو راضی کیا جاوے۔ ہر ایک قوم اپنے اپنے الہوں اور اپنی اپنی طرز عبادت کی رکھتے تھے۔ تمام قوموں کے دیوتے اکثر قدیم بہادر آدمی ہوتے تھے جو اپنے مشہور کاموں کے سبب الہوں کی فہرست میں داخل کئے جاتے تھے۔ اِن کے سوائے موجودات کی چیزیں بھی معبودوں میں شامل تھیں۔ سورج چاند اور ستارے سب قوموں میں مانے جاتے تھے کیونکہ سبھوں کی نظروں میں یہہ سب سے بلند معلوم ہوتے تھے جیسا کہ ویدوں کے رشیوں کا بھی اعتقاد تھا۔ اور بت پرستی یہانتک بڑھ گئی تھی کہ لوگوں کو پہاڑوں اور دریاؤں اور درختوں اور زمین اور سمندر اور ہوا اور نیز بیماریوں کو بھی (جیسے ہمارے ملک میں ماتا رانی ہی) الٰہی تعلیم دینے سے شرم نہ آتی تھی۔ ہندؤں کی مخلوق پرستی اور نیچر پرستی سے ہم اُن ملکوں کی بت پرستی کی کیفیت سمجھ سکتے ہیں۔ (مسلمانوں کی قبر پرستی اور پیر پرستی اور قرآن وانی کعبہ یا سنگ پرستی اپنی جگہہ کچھ کم نہیں ہو۔) کیونکہ ہندوستان میں بھی وہی حال تھا اور اب بھی ہو۔ اِن الہوں کی عبادت قربانیوں و نذروں اور دعاؤں کے ساتھ کی جاتی تھی۔ اور قربانیاں و نذریں دیوتوں کی ذات اور درجوں کے بموجب ادا ہوتی تھیں۔ لوگوں کی بدچلنی بہت بڑھکر تھی۔ وہ فعل جنکو اب نام لیتے شرم آتی ہو اُن قوموں میں بخصوصیت صادر ہوتے تھے۔ اِس مختصر میں ہم ان سب باتوں کو مفصل نہیں لکھہ سکتے ناظرین اسیقدر بیان کا قدیم دینی تواریخوں سے مقابلہ کر کے دیکھ سکینگے کہ اِس زمانہ میں بے دینی کی کیا کیفیت تھی۔ اگلے زمانہ میں تو خدا نے سب قوموں کو چھوڑ دیا تھا کہ اپنی اپنی راہ پر چلیں۔ (اعمال ۱۴: ۱۶) پر اب وقت آگیا تھا کہ خدا گمراہ انسان کو ہدایت بخشے +

اِس بات کا بھی خیال رکھنا مناسب ہو کہ اِس بت پرستی کے رکن کون تھے جس سے ہم اندازہ کر سکینگے کہ اِس بت پرستی کو نیست کرنا صرف اِنسان کی ہمت سے نہیں ہو سکتا تھا۔ اگر خدا مدد نہ دیوے تو سعی عبث محنت کرتے۔ یہہ بت پرستی قدامت کا دعوی رکھتی تھی۔ خاص و عام۔ امیر و بادشاہ اِن پاک

(!) رسموں اور دستوروں کے معتقد تھے۔ اُنکے بت اور سنگت لوگ اور مندریں نہ صرف دین بلکہ مملکت کے بھی رکن تھے۔ اُن کے شگونئے اور فال گیر اور رمال بہتائت سے تھے اور مقدس اور مقدرہ والے تسلیم کئے جاتے تھے ایسا کہ زمین کے جاہل اور بت پرست اُنکے بس میں بے بس ہو رہے تھے (جیسا آجکل بھی برہمن ہندؤں کی خلاصی نہیں کرتے اور خوب قابو میں کئے ہوئے ہیں گو اُنکا پہلا زور اب گھٹتا جاتا ہے) اُس بت پرستی اور ریاست میں یہہ میل تھا کہ بادشاہ اِن کے فیصلوں کے محتاج اور معاون بھی تھے رومی سلطنت میں دین اور دنیا ایکہی انتظام کے جزو تھے بادشاہ دین اور اُسکی رسمیات کے پشت پناہ تھے۔ اب ایک طرف تو بے دینی اور بت پرستی کا یہہ زور شور تھا کہ اُس کو ہلانا تمام دنیا کو ہلا دیتا تھا اور دوسری طرف دیکھو چند جلیلی غریب اور بے کس اور بیمقدور اِس مقدور والی بت پرستی کے برخلاف یوں پکارتے تھے کہ ہم تمہیں انجیل سناتے ہیں تاکہ اِن باطلوں سے کنارہ کرکے زندہ خدا کی طرف پھرو جس نے آسمان اور زمین اور سمندر اور جو کچھ اُن میں ہے پیدا کیا۔ اُسنے اگلے زمانہ میں سب قوموں کو چھوڑ دیا کہ اپنی اپنی راہ پر چلیں تسپر بھی اُسنے احسان کرنے اور آسمان پر سے ہمارے لئے پانی برسانے اور میووں کی فصلیں پیدا کرنے اور ہمارے دلوں کو خوراک اور خوشی سے بھر دینے سے آپ کو بے گواہ نہ چھوڑا۔ (اعمال ۱۴: ۱۵: ۱۷) اُن چیزوں کے کھانے کی بابت جو بتوں پر قربانی کیجاتی ہیں ہم جانتے ہیں کہ بت مطلق کچھ چیز دنیا میں نہیں۔ اور کوئی خدا نہیں مگر ایک کیونکہ ہرچند افلاک و زمین میں بہت ہیں جو خدا کہلاتے ہیں (چنانچہ بہتیرے خدا اور بہتیرے خداوند ہیں) لیکن ہمارا ایک خدا ہے جو باپ ہے جس سے ساری چیزیں ہیں اور ہم اُسی کے لئے ہیں اور ایک خداوند ہے جو یسوع مسیح ہے جسکے سبب نے ساری چیزیں ہوئیں اور ہم اُسی کے وسیلے سے ہیں لیکن سب کو یہہ عرفان نہیں (قرنتیوں ۸: ۴-۷) اور بھی دیکھو ا پطرس ۱: ۱ ۱۹۔ اور ۴: ۳ +

باقی آئندہ

کشمیر چرچ مشن سکول میں جلسہ جبلی

۱ فروری جبلی کی خوشی پر ایک بڑا جلسہ ہوا جسمیں معزز کشمیری صاحبان اور عیسایان وغیرہ مدعو تھے۔ ڈاکٹر ارنسٹ نیو صاحب بہادر جو حال میں ہی انگلستان سے آئے ہیں۔ پہلے حسب الحکم پادری نولس صاحب بہادر پرنسپل مدرسہ بالا کے لکچر دینے کو اُٹھے اور جو کچھ کہ اُنہوں نے فرمایا بطریق اختصار یہہ ہے کہ "اے پیارے لڑکو! انگلستان میں کسی صاحب کو ایک جلسہ میں کچھ بولنے کے واسطے التماس کی گئی۔ وہ کھڑا ہوا اور کہا۔ "صاحبو! میں یہاں بلایا گیا لیکن مجھے کچھ کہنے کیواسطے نہیں ہے۔ اِس لئے معاف رکھو میں بیٹھتا ہوں" یہہ کہکر بیٹھ گیا۔ حاضران جلسہ نے اُسپر بہت ہنسا۔ لیکن اے لڑکو میں اُس صاحب کی مانند نہیں کرونگا میں تھوڑا بہت کہہ جاونگا۔ مجھے جو کچھ کہنا ہے وہ یہہ ہے کہ آج ملکہ معظمہ قیصر ہند کو پچاس برس حکومت کرتے گذر گئے۔ اور آجکل اُسکے شکریہ میں روئے زمین پر خوشیاں منائی جاتی ہیں۔ جسے جبلی کہتے ہیں۔ خدا کرے کہ ایسی ہی حکومت کے اور پچاس برس آویں" اس پر نعرہ خوشی زور سے بلند ہوا۔

اُسکے بعد ڈاکٹر طاس صاحب پرنسپل صاحب کے ارشاد کے بموجب سپیچ دینے کیواسطے استادہ ہوئے۔ اُنہوں نے زبانِ شیریں بیاں سے اُردو میں فرمایا کہ "میں چاہتا ہوں کہ میں بھی تمہارے سامنے چند کلمات میں اپنا اشتیاق ظاہر کروں ڈاکٹر صاحب موصوف نے جبلی کا بیان فرمایا۔ وہ تمنے بخوبی سُنا ہوگا۔ آج تک کسی بادشاہ نے پچاس برس ملکہ معظمہ کی مانند راج نہیں کیا ہے۔ اِن ملکہ کے پچاس برسوں میں لوگوں کو جو فائدہ پہنچے وہ سبھوں کو اظہر من الشمس ہیں۔ مثلاً ریل تار۔ وغیرہ وغیرہ سب سے بڑا فائدہ جو لوگوں کو ملا۔ وہ انجیل شریف کی روشنی ہے۔ نوشیرواں عدالت میں مشہور تھا۔ مگر ملکہ کی گورنمنٹ اس سے بھی سبقت لیگئی ہے۔ اکبر شاہ بڑا بادشاہ تھا۔ لیکن اسکا بھی اتنا ملک نہیں تھا جتنا کہ ملکہ کو ہے۔ افلاطون اتنا رشید تھا۔ ولیکن وہ بھی تار ریل نہ کرسکا۔ اے عزیز لڑکو میں ایک غریب آدمی کا بیٹا تھا۔ اگر انگریزی راج نہ ہوتا میں خیال کرتا ہوں کہ میں بھی اپنے باپ کی مانند غریب ولاچار رہتا اور اس رتبہ پر کبھی نہ پہنچتا" اسپر چیرس زور سے ہوا +

پھر پنڈت انندکول ہیڈ ماسٹر کو پادری نولس صاحب نے حکم سپیچ دینے کا دیا۔ اُسنے کشمیری زبان میں کہا۔ "اے لڑکو۔ ڈاکٹر نیو صاحب و ڈاکٹر طاس صاحب نے تم کو سنایا کہ جبلی کیا ہے۔ اور کیوں ہے۔ مگر اُن کو ایک بات بھول گئی۔ وہ یہہ ہے کہ اُنہوں نے نہیں فرمایا کہ جبلی کا شروع کہاں سے ہے اسکا ابتدا قوم بنی اسرائیل سے ہے اِس قوم میں یہہ رسم تھی کہ اگر اُنکے کسی بادشاہ کو پچاس برس حکومت کرتے ہوئے گذر جاتے تھے تو وہ اسکے شکریہ میں ایک جشن کرتے تھے اور یہہ جشن جبلی کہلاتا تھا۔ ملکہ معظمہ وکٹوریہ کو بھی تخت سلطنت پر جلوہ افروز ہوئے پچاس برس ہوگئے۔ اور اسی سبب سے آجکل ہر شہر و دیار میں جشن جبلی کیا جاتا ہے۔ خوشیاں منائی جاتی ہیں۔ دھوم دھام مچا ہوا ہے۔ یادگاریں قائم کیجاتی ہیں میں نے اخبار عام کے کسی پرچہ میں دیکھا کہ انگلستان میں اس جبلی کی یادگار کے واسطے ڈیڑھ کروڑ روپیہ کی زمین خریدی گئی اسی طرح جس جس ملک پر اِس ملکہ کی حکومت ہے۔ وہاں اسی تقریب پر ہسپتال۔ مدرسے۔ گرجے۔ وغیرہ بنائے گئے۔ ہمارے مہاراجہ صاحب نے بھی جموں میں اِس جبلی کی یادگار میں ایک پل المشہور بہ جبلی برج تعمیر فرمایا۔ اِن ملکہ کے راج کے پچاس برسوں میں انگلستان نے جو ترقی کی وہ کسی کے راج میں نہیں کی۔ یہہ انہیں پچاس برسوں میں تھا کہ انگریزوں نے جنگ کرکے روسیوں کو شکست دی۔ چین کے ساتھ جنگ کرکے اُس سے جزیرہ ہانگ کانگ لیا۔ اور بہت ملک فتح کئے۔ اے طالبعلمو اگر مجھے فرصت ہوتی تو میں اُسکا مفصل بیان کرتا۔ مدعا سمجھو کہ انگریزی حکومت تمام روئے زمین پر پھیلی ہے۔ اسی سے کہتے ہیں کہ قیصرہ ملکہ کی حکومت پر کبھی غروب نہیں ہوتا ہے (چیرس) کیا سبب ہے کہ لوگ اس ملکہ کی جبلی پر اتنے شاد و خرم ہیں؟ اسواسطے

کہ یہہ ملکہ بڑی مہربان نیک سیرت وسخی وعادل ورحیم ہیں۔ اُنکے راج میں ہر کوئی اپنے اپنے کاروبار میں مصروف ہی ہر کسی کو آزادی دین عطا ہوئی ہی۔ زورآور کمزور کا مال نہیں لے سکتا ہی مطلب لوگ عیش وعشرت میں ہیں۔ اتنی اُنکے راج پر لوگوں کی خوشی منانے سے پایا جاتا ہی کہ یہہ ملکہ کیسی اچھی ہی۔ اور اُس کی حکومت کیسی غنیمت سمجھی جاتی ہی ✠

اب لوگو میرے ساتھ اس دعا میں ہمزبان ہوکر زور سے بولو خدا کرے ہمیں ملکہ یہہ ... دین راج ... بہت ... جبلی ہیں ✠

(...) اُسکے بعد منشی حسن علی صاحب نے فارسی زبان میں ایک اڈرس دیا۔ اور اُنکے پیچھے سنسکرت اُستاد نے سنسکرت میں کچھ سُنایا ✠

پھر شاگردوں نے ... گایا طلبا کو مٹھائی اور جاء آگے شروع ہونے جلسہ کے دیچی تھی ✠

ماخوذ از پانیہ

۱۷ فروری

کل بوقت ۹ بجے صبح کے رسالہ گنا کلون بورڈ اور ۳۲ تنتیس نیو انفنٹری کی جو یہاں مقیم ہی معمولی پریٹ ہوئی۔ کپتان و نبلرج صاحب اُسکے کمانڈر تھے سلامی کی فیریں ہوئیں ورتین فیریں بالطبیا مبارکبادی ملکہ معظمہ کی گئی۔ بوقت شام ساڑھے پانچ بجے جناب ایف ایچ گراوسی صاحب ایم اے کلکٹر ضلع نے ایک بڑے شامیانہ کے اندر جو پریٹ پر لگایا گیا تھا دربار منعقد فرمایا۔ حضار دربار بہت تھے اور اُس میں سب درجہ کے آدمی جمع تھے۔ پہلا اڈریس اور اُسکا ترجمہ جناب محمد اسحاق خانصاحب سی ایس نے باشندگان فتحگڑھ اور فرخ آباد کی جانب سے پڑھا دوسرا اڈریس منجانب میونسپلٹی تھا جسکو معہ ترجمہ کے لالہ جوالا پرشاد سکرٹری نے پڑھا اسکے بعد پنڈت لچھمی دت اوجا سماج نے چند اشعار بزبان سنسکرت جو خود تصنیف کئے تھے پڑھے اور مولوی عبدالحق صاحب نے جو مشن ہائی اسکول فرخ آباد میں ہیڈ مولوی اور اس ضلع میں علم فارسی میں منتخب ہیں ایک قصیدہ پڑھا بعد ازاں دیگر قصائد اور ہندی اڈریس پڑھے گئے۔ فتحگڈھ لیٹیریری انسٹیٹوٹ نے ایک ایڈریس بزبان انگریزی پیش کیا جس کو اُسکے ایک ممبر نے خوش اسلوبی سے پڑھا اسی اثنا میں کنگس اون بورڈر کے ڈھول بانسری اور صرف بگل خوب بجے جسکے سُننے سے قریب کے گاؤں کے لوگ آکر جمع ہوئے پان الائچی تقسیم ہوئی اور عطر لگایا گیا سات بجے دربار ختم ہوگیا اور آتشبازی چھوٹنا شروع ہوئی اور خوب روشنی ہوئی اور کل صدر بازار اور اُسکے سب رستے عمدہ طرح پر روشن کئے گئے۔ میں اس امر کا بھی تذکرہ کرتا ہوں کہ بوقت شروع دربار ملکہ معظمہ کی تصویر سے پردہ اُٹھا دیا گیا تھا ✠

آج رات کو بمقام فرخ آباد لالہ دیبی پرشاد کے یہاں فتحگڈھ کے کل صاحب لوگوں کی بڑی بھاری دعوت ہوگی بعد اختتام دعوت ٹون ہال پر رقص ہوگا اور آتشبازی چھوٹیگی کل شہر لال دروازے سے لیکر ... دروازے تک روشن کیجاویگی اس امر میں جناب گراوس صاحب کی کوشش قابل تحسین ہی کہ وقت تشریف آوری جناب موصوف کے شہر اور فتحگڈھ کی شکل ترقی پکڑتی جاتی ہی اول خراب حالت میں تھے مگر ہم امید کرتے ہیں کہ یہہ پورانا شہر عنقریب انشاء اللہ صاحب موصوف کے زیر اہتمام کسیقدر اپنی اصلی حالت پر آجاویگا۔ دیگر شہروں میں اسکول کے طلبا کو شیرینی تقسیم ہوگی مگر افسوس ہی کہ یہاں کے طلبہ محروم رہے لیکن غلطی کی تصحیح کے لئے ابھی موقعہ ہاتھ سے نہیں چلا گیا ہی مجھکو یقین ہی کہ ہیڈ ماسٹر اور دیگر اُستاد اس بارے میں حتی الوسع حکام ضلع کو بخوشی مدد دینگے ۲۸ مردا اور ۱۵ عورتیں سنٹرل جیل سے رہا ہوئیں یہہ جیل ضرب المثل ہی اور نتیجہ کوشش ڈاکٹر کیچہ صاحب کا ہی ✠

۱۸ فروری گذشتہ شب کو لالہ دیبی پرشاد کے یہاں نفیس دعوت ہوئی جناب ڈبلیو ایچ میڈسن صاحب سی ایس نے ملکہ معظمہ کا جام تندرستی تجویز فرمایا اور جناب گراوس صاحب نے میزبان یعنے لالہ موصوف کا جام تندرستی خوش بیانی کے ساتھ تجویز فرمایا۔ لالہ موصوف کی جانب سے اُن کے ایک دوست نے اپنے مہمانوں کا شکریہ ادا کیا بعد فراغ طعام کل صاحب شریک ضیافت کمیٹی گھر پر تشریف لے گئے جہاں جلسہ سرود و رقص ہوا تخمیناً ساڑھے دس بجے آتشبازی چھوٹنا شروع ہوئی۔ فی الواقع آتشبازی بہت عمدہ بنی ہوئی تھی اُسکے مہتمم کی کوشش اس امر میں قابل تحسین ہی شہر میں خوبصورتی کے ساتھ روشنی ہوئی امریکن پریسبیٹیرین مشن کا احاطہ جو رکھا پور میں ہی جو فتحگڈھ سے شہر کو آنے میں پڑتا ہی عمدہ طور پر روشن کیا گیا تھا پھاٹک پر سنہری حرفوں میں سبز زمین پر یہہ لکھا ہوا تھا۔ باشندگان امریکہ بخوشی جوبلی ملکہ معظمہ کو خیر مقدم کہتے ہیں دہنی طرف یونین جیک اور بائیں طرف اسٹار اور اسٹرائپ تھے ✠

سولھویں اور سترھویں فروری ۱۸۸۷ء کے باشندگان اس ضلع کو بہت خوشی کے ساتھ یادگار رہیگی ✠

مسٹر اڈیٹر۔ نورافشاں تسلیم

یہہ قصیدہ میرے ایک دوست کا بنایا ہوا ہی مہربانی کرکے اسکو اخبار میں جگہہ دیجئے ✠

نیازمند جی ایل ٹھاکرداس از جہنگ

قصیدہ مبارکباد جوبلی حضور پرنور عالی جناب معلی القاب مجسٹی کوئن وکٹوریہ قیصر ہند انگلینڈ دام اقبالہا

مصنفہ محمد عبدالرحمن انگم ٹکس کلارک جہنگ المتخلص آزاد ابن مولوی محمد امام الدین صاحب منصف منٹگمری ✠

۱	ہی خوشی ہر ایک جان کو از زمین تا آسمان	آج ہی جوبلی قیصر ہندوستان

۲ اُس کے انصاف و عدل سے ہو گیا روشن جہاں — جسکے تابع ہیں ہزاروں شاہ و شاہان جہان
۳ ہر جہاں سے ہوئی عالم میں ہر سو روشنی — ایک لقب نور کا ہے از زمیں تا آسمان
۴ ہر کہیں چھٹتے پٹاخے اور کہیں چھٹتے انار — مشعلیں روشن کہیں روشن کہیں مہتاب ہیں
۵ ہر کہیں جھانکیوں مت منت نمود ملا — صد ہزاراں نعمتوں سے ہو بھر جاتے دکاں
۶ ہو کہیں مٹھی شمالی او بسیم و زر کہیں — آج ہو وہ کون جو گھر میں نہیں ہے خورد و شان
۷ ہر کوئی مشغول جلسے کو کوئی مشغول ہے — ہو نہ جس گھر میں خوشی ایسا نہیں کوئی مکاں
۸ جس طرف دیکھو خوشی ہی کی ہو دھوم دھام — ہیں خوشی کے لیے جتنے ہند کے باہر کماں
۹ ہو مبارکباد کی آتی صدا ہر سو سے اور — ہیں سلامی دے رہے گولے دنادن ہر زماں
۱۰ تا کہ لندن میں پہنچ جلدی مبارکباد و دعا — آسماں کے راستے بھیجو غبارے میں رواں
۱۱ دل میں ہر اک کے خوشی ہے ہو گئے پنجاہ سال — تخت پر بیٹھے ہوئے ملکہ کو اب ہر دو جہاں
۱۲ ہو کہاں مجھ سے بیاں شادی کی جوبلی — گرچہ ہووے ایک کی جا لکھو میری زباں
۱۳ یہ ہمیشہ تا ابد قائم رہیگی یادگار — کر دیئے آزاد لاکھوں قیدی بخشی سبکی جاں
۱۴ ہو دعا راضی رہے ملکہ اور اُسکا خاندان — جب تلک دنیا ہے اور دنیا میں ہے نام و نشاں
۱۵ جب تلک کہ مہر کی روشنی دنیا میں ہے — اور ہے جب تک کہ سیارہ سے روشن آسماں
۱۶ تخت پر ملکہ رہے اور اُسکے تابع ہوں سدا — بادشاہان زمیں و تاجداران جہاں
۱۷ جسقدر تعداد ہیں روشن ہیں دنیا کے چراغ — ہووے اتنے سال ملکہ کی عمر و شان
۱۸ اب دعا کے بعد میں کرتا ہوں شکریہ ادا — ہیں مسٹر میور صاحب حاکم والا مکاں
۱۹ جس کے انصاف و عدل کے دلے شیخ — جسکے نیک اعمالوں کی تعریف کرتا ہے زماں
۲۰ جسکے عہد سعد میں ہے شیر بکری ایک گھاٹ — ناتوانوں کا بنا ہے خود توانا پاسباں
۲۱ خوش نصیبی سے ضلع کی افسر پولیس ہے — مسٹر ڈیوڈ رلنڈ مل سا بہادر و جوان
۲۲ لوگ سوتے ہیں گھروں میں بے خوف و خطر — چور و ڈاکو کا مطلق مٹ گیا نام و نشاں
۲۳ راستے ہیں صاف اور بیکھٹکے مسافر ہیں رواں — کالی اقوام میں چلے جاتے ہیں با امن و اماں
۲۴ اک زمانے کی نیک و صالح کا مرجع ہو — اُس کی نظم و نسق کی تعریف مجھ سے کیا بیاں
۲۵ حمد اصحاب کرم کا کرکے شکریہ ادا — شعر تاریخی سنا دیتا ہے اب آزاد یہاں
۲۶ فروری کی سولھویں کی رات دیتا ہے ندا — روشنی جوبلی قیصر ہندوستان
۲۷ سن اٹھارہ سو ستاسی عیسوی میں تھا ہم — قیصر ہندوستاں نے کر دیا روشن جہاں

اشعار مندرجہ صدر خاکسار محمد عبد الرحمن نے ۱۶ فروری کو حضور صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر ضلع جھنگ جناب مسٹر میور صاحب بہادر کے پیش کئے ۔

دیگر

از تصنیف میاں ولی محمد گلگو سکنہ مگھیانہ المتخلص بہ ولی

جوبلی قیصر ہند مبارک ہووے

مثل گلزار کے ہو شادی دل جہاں — جوبلی قیصر ہند کے فرحت میں جہاں
رحم و فیض رساں ثانی حاتم ہے جو — ہے عدالت میں بلا شبہ وہ شاہ نوشیرواں
اُسکی افواج کا وہ رعب کہ کانپ اُٹھتے ہیں — دیکھنے اُنکو اگر جنگ میں رستم و دستاں
اُس کی خواہش ہے صلح ہر اک سلطاں سے — اُس سے ہووے کوئی جنگ و جدل کا خواہاں
نہیں منظور اُسے لڑکے ہووے خلق خراب — ہے منظور اُسے ہو خلائق با اماں
ہے رعیت پہ اُسے ایسی عنایت کی نظر — جیسے ہو ماں کو شفقت بسر فرزنداں
ہو دعا ہووے سدا اُسکی مرادیں حاصل — ہو مراد اُسکی رہے رعیت شاداں
نائب قیصر ہے جو جنگ میں مسٹر جی موز — ہو امیر الامراء لاگہر عالیشان
علم آئین میں یکی کے برابر ہے نشاں — ذہن رکھتے ہیں فہیم و ذکی طبع رواں
اُسکے اقبال کو پیوستہ ترقی ہووے — ہو وہ ملکہ کی رعیت کو سدا فیض رساں

اے ولی کر تو دعا گوئی پہ اتمام سخن
کہ نہیں حال تیرا علم سے صاحب کے نہاں

منقولات

ہم ذیل کا آرٹیکل اخبار دہرم جیون لاہور سے نقل کرتے ہیں ناظرین ذرا غور سے ملاحظہ فرماویں

مذہب اور ہادیان دین کی نسبت آریہ سماج کی تعلیم

جن لوگوں نے وقتاً فوقتاً اس دنیا میں جنم لیکر اور غیر معمولی طاقتیں پاکر مذہب اور دینداری کو زندہ کیا ہے اور بعض صورتوں میں پاپ کو کلی دور کرنے اور بعض صورتوں میں اپنے اپنے زمانہ کی برائی کو نسبتاً کم کرنے میں کوشش کی ہے۔ جنکے پیدا ہونے سے انسان کی تاریخ میں ایک ایک نیا زمانہ آتا رہا ہے جن کی زندگی نے قوموں میں تہلکہ برپا کر کے اُنکی صورت کو سیکڑوں گنا بہتر بنا دینے کی غرض سے ایک ایک نئی طاقت دیدی ہے اور جنکو کروڑوں لوگ ہادی یا پیغمبر وغیرہ ناموں سے یاد کر کے تعظیم اور عزت کرتے ہیں اور اُنکے فیض کے لئے مشکور و ممنون دیکھے جاتے ہیں۔ اُنہیں پیغمبروں کی نسبت آریہ پتر کا جو دیانندی فرقہ کا وکیل ہے مرقومہ ذیل رائے ظاہر کرتا ہے +

چونکہ پیغمبروں کے گانے بجانے اور ناچنے اور دیگر کاہلی نے ہم لوگوں کو بے انتہا نقصان پہنچایا ہے کہ جسکے دور کرنے اور اُسکے بدل دینے کے لئے برسوں کی محنت درکار ہے۔ پس اس ملک کے لوگوں کو مناسب ہے کہ وہ اُن پیغمبروں کی تعلیم اور مذاہب کی طرف اپنے کان نہ دیں۔ ہاں اگر وہ دیکھیں کہ اب تک اُن کی بربادی کا پیالہ لبریز نہیں ہوا۔ تو ضرور برہمو سماج کی ہدایت کے موافق اُن کی طرف توجہ دیں +

کیا ان الفاظ کو پڑھکر وہ لوگ جو مذہب اور ہادیان دین یا پیغمبروں کی عزت کرتے ہیں صاف معلوم نہیں کر سکتے۔ کہ آریہ سماج کا اودھر دکھلانے کے لئے مذہبی لباس پہننا اور مذہب مذہب پکارنا اور اُدھر ہادیان مذہب کی نسبت ایسی خوفناک رائیں رکھنا کیا معنے رکھتا ہے۔ مذہب مذہب پکار کر مذہب کی دنیا سے بیخ کنی کرنے کی ترکیب اُنیسویں صدی میں دیانندی فرقہ کو ہی خوب معلوم ہوئی ہے۔ مگر کب تک؟ کاٹھ کی ہانڈی مدت تک نہیں چڑھیگی +

جس اخبار میں ہادیان مذہب یعنے پیغمبروں کی نسبت مرقومہ بالا الفاظ درج ہیں اُسی میں حضرت مسیح کی اخلاقی تعلیم اور زندگی پر بھی ایک اور دوسرے اخبار کی مدد لیکر خوب حملہ کیا گیا ہے۔ یہ کوئی پہلا حملہ نہیں ہے۔ دیانندی فرقہ کیطرف سے اس قسم کے حملے اکثر ہوتے رہتے ہیں۔ اس حملے میں یہ بتلایا گیا ہے۔ کہ مسیح کی زندگی کی پیروی سے انسان پر اپنے ماں باپ اور بھائی بہنوں کو نفرت کرنی تب جب آتی ہے بیوی بچوں کو ترک کرنا لازم آتا ہے۔ ادھر اُدھر مارے پھرنا۔ کاہل رہنا یعنے کچھ کام نہ کرنا اور مروجہ قانون توڑنا اور مجرم ہوکر مرنا ضروری ہوتا ہے +

مختلف واقعات

ایک عورت مالدار نہایت حسین تھی - مگر حد سے زیادہ فربہ تھی - کہ نشست و برخاست میں تامل ہوتا تھا - اُس عورت نے ہر چند لاغر ہونے کا علاج کیا - لیکن کچھ فائدہ نہ ہوا - بارے اتفاق سے ایکمرتبہ رنج عظیم پایا - اُس وقت خیال کیا کہ اب یقین ہو کہ اُس رنج کے صدمہ میں فربہی سے نجات پاؤں - مگر اُسے اپنے لاغر ہونے کی ایسی خوشی ہوئی - کہ رنج و ملال سب بھول گئی - بلکہ اُسی خوشی میں اور زیادہ فربہ ہوگئی - چہ خوش !!! ح گ

گورنمنٹ چین نے چند قصبوں میں ایک اشتہار چینی عیسائیوں اور پادریوں کی نسبت جاری کیا ہے کہ عیسائی گرجا گھروں اور سرکاری عمارتوں کی حفاظت کیجائیگی - اور چینی اشخاص عیسائی ہونے پر بھی چینی ہی تصور ہونگے +

نصیر آباد میں ایک بابو صاحب شادی بیوگاں کے بارے میں لکچر دے رہے تھے اسی اثنا میں ایک بنیا آیا اور توند پر ہاتھ پھیر کر کہنے لگا - کہ جناب بابو صاحب اول آپ اپنی والدہ صاحبہ کا بیاہ رچائیے - پھر ہمکو اپدیش کیجیے لکچرار صاحب اُسوقت کچھ جواب معقول نہ دے سکے اور دم بخود ہو کر چلتے ہوئے - واہ رے بنئے خوب دور کی سوجھی + خ - ہ

پیکن سے ایک شخص نے اخبار ڈیلی نیوز (؟) کو لکھا کہ شہنشاہ چین بڑے کھانے والے ہیں اور غذا لطیف پسند کرتے ہیں اُن کو یہہ کھانے بہت مرغوب ہیں - ریچھ کا پنجہ - ہرن کی دم ابل مچھلی کے انڈے - اونٹ کا قبہ - بندر کے ہونٹ - گودے کی ہڈیاں - اور تمام چینی بھی اِن کھانے کو پسند کرتے ہیں +

امریکا میں ایک چھاپہ خانہ ایک لغت تیار کر رہا ہے جسکا ۵ ہزار صفحہ تیار ہو چکا ہے - اور جسکی تصویروں میں ڈیڑھ لاکھ ڈالر صرف ہو چکے ہیں +

سرکاری خبریں

کرنیل ایف - ایم برچ صاحب بہادر ڈپٹی کمشنر کو اپنے کام پر واپس آنے کی اجازت دی گئی اور وہ بجاے ای او برائن صاحب بہادر کے فیروز پور میں تعینات کئے گئے ہیں اور او برائن صاحب بہادر بجائے ڈی ایبٹسن صاحب بہادر کے جو شروع ماہ اپریل سنہ ۱۸۸۸ء سے ۱۵ ماہ کی فرلو رخصت لینگے دہلی کو تبدیل کئے گئے ہیں +

لڈلم صاحب بہادر قائمقام اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر ڈیرہ غازیخاں کو کسی ایسی تاریخ سے جب اُنہیں رخصت پر جانے کی اجازت ہو ۲ ماہ کی رعائتی رخصت عطا ہوئی ہے +

وزیرزادہ محمد عمر خاں صاحب اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر رخصت سے واپس آنے پر بجائے لڈلم صاحب کے ڈیرہ غازیخاں میں تعینات کئے جاوینگے +

لودیانہ

قیصر گنج کے مقدمہ میں جو آٹھ آدمی ضمانت پر رہا تھے اُن میں سے سات تو بالکل بری ہوئے - صرف ایک آدمی کو چھ مہینے کی قید ہوئی - جسکی بابت سنتے ہیں کہ اپیل کی گئی ہے گمان غالب ہے کہ وہ بھی اپیل میں رہا ہو جائیگا +

چلو جی سستے چھوٹے - اتنا زور شور اور نتیجہ واہ واہ

صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر اور صاحب اسسٹنٹ کمشنر بہادر آجکل دورے پر ہیں +

مسٹر واکر صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر نے ہولی کا نہایت عمدہ انتظام کیا مسلمانوں پر رنگ وغیرہ ڈالنے کی سخت ممانعت کی گئی ہے - نہ صرف ممانعت ہے بلکہ سخت سزا تجویز ہوئی اگر کوئی ہندو صاحب کسی مسلمان سے اس موقعہ پر بیجا مسخری کرے - ہم امید کرتے ہیں کہ اب لودیانہ کے پردازخواہ کوئی ہوں درست ہو جائینگے +

بادل تو گھرا ہے مگر کیا مجال جو ایک بوند بھی گرجاوے

سچ ہے ۔۔ بے رضائے تو یکے برگ نہ جنبد ز درخت

خداوند کریم اپنے بندوں پر فضل کرے - قحط کے آثار ایسے بُرے دکھائی دے رہے ہیں - کہ غربا بیچارے ابھی کلیجہ تھامے بیٹھے ہیں +

ہم آگے بھی کسی پرچہ میں لکھ چکے ہیں - اور اب پھر کمیٹی کو یاد دلاتے ہیں کہ وہ شہر کے جنگلی کتوں کا ضرور انتظام کرے - جیسا کہ آجکل اور شہروں میں بھی ہو رہا ہے کیونکہ یہاں بکثرت ہیں +

اشتہار

ہمارے مطبع میں سنہ ۱۸۸۰ء سے سنہ ۱۸۸۷ء تک کی نور افشاں کے نمبروار پرچے موجود ہیں (سوائے سنہ ۱۸۸۳ء کے) اگر کوئی صاحب خریدنا چاہیں تو معہ محصول ڈاک عہ فی سال نقد بھیجکر منگوا لیں اُدھار کا سودا نہیں +

المشتہر
سپرنٹنڈنٹ مشن پریس لودیانہ

عنایت فرمائے

اے حضرت باقیداران قیمت اخبار نور افشاں آپ کب تک خاموش رہینگے - آپ سمجھتے ہونگے - کہ اخبار والوں کا کام ہے کہ کوئی جگہہ سفید ہوئی - تو یونہی سطر پر سطر لکھکر سیاہ کر دی یہہ صرف آپ صاحبان کی خوش طبعی کا نتیجہ ہے جو صاحبان خوش معاملہ ہیں - علاوہ بھی ایسی شکایت سنتے ہیں - آپ مہربانی فرما کر بقایا قیمت اخبار فوراً ارسال فرمدیں + المشتہر سپرنٹنڈنٹ مشن پریس لودیانہ

امریکن مشن پریس لودیانہ میں پادری سی - بی نیوٹن صاحب کے اہتمام سے چھپا